REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO P/GDP-3.

جلد ۲۵ — شمارہ ۳۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قادیان — بدر

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ: سالانہ ۱۵ روپے، ششماہی ۸ روپے، ممالک غیر ۳۰ روپے، فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

۲۹ شعبان ۱۳۹۶ ھ — ۲۶ ظہور ۱۳۵۵ ہش — ۲۶ اگست ۱۹۷۶ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

واشنگٹن سے ڈیٹن اور ڈیٹن سے نیویارک تشریف لے گئے

ڈیٹن کے کمشنر نے حضور کا خیر مقدم کیا اور شہر کی چابی پیش کی
مقامی احباب نے سینکڑوں کی تعداد میں حضور کو خوش آمدید کہا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ سفر امریکہ کے بارہ میں جو اطلاعات الفضل کے ذریعہ موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق حضور انور بتاریخ ۳۰ جولائی دوپہر کے بعد دوپہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت واشنگٹن سے ڈیٹن پہنچ گئے ڈیٹن سٹی کے کمشنر نے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور حضور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اس موقع پر ڈیٹن اور لیک ریجن کے تین صد احمدی احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

(باقی صفحہ ۲ پر دیکھئے)

گیانا (جنوبی امریکہ) میں لجنہ اماء اللہ کا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع

مہمان خصوصی ممبر پارلیمنٹ گیانا مسز ایڈتھ بائنو کا احمدی خواتین سے خطاب

٭ دستکاری کی نمائش کا افتتاح ٭ فوٹوز اور کتب کی نمائش ٭ زیر تعمیر مسجد کیلئے لجنہ مقامی کی طرف سے فراہم کردہ

۲۵۰ ڈالر کا عطیہ

از مکرم قریشی محمد اسلم صاحب انچارج مبلغ گیانا (جنوبی امریکہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ گیانا (جنوبی امریکہ) کا پہلا سالانہ اجتماع اور دستکاری کی نمائش مورخہ یکم اگست ۱۹۷۶ء بروز اتوار ٹاؤن ہال نیو امسٹرڈم میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اور احمدی مستورات کے اندر احساس ذمہ داری، خود اعتمادی اور اسلام و احمدیت سے گہری وابستگی پیدا کرنے کا موجب بنا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

لجنہ کی تنظیم کی بنیاد یہاں ایک ڈیڑھ سال قبل ڈالی گئی۔ اور اس مختصر سے عرصہ میں احمدی بہنوں نے اس تنظیم میں اس قدر دلچسپی لی اور پرجوش تعاون کا مظاہرہ کیا کہ بفضلہ تعالیٰ وہ اپنا ایک شاندار اجتماع اور نمائش منعقد کرنے میں کامیاب ہو گئیں جو انشاء اللہ آئندہ کی ترقیات اور روشن مستقبل کے لئے ایک مضبوط بنیاد کا کام دے گا۔

خاکسار کی زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ گیانا نے دو ماہ قبل اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کرنے اور اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی طرف سے نئی زیر تعمیر مسجد کیلئے عطیہ اکٹھا کرنے کی غرض سے اور نیز بہنوں کی اجتماع میں شمولیت کو پرکشش بنانے کے لئے دستکاری کی نمائش کا پروگرام بنایا اس غرض کے لئے مسجد احمدیہ ایڈنبرگ میں سرکردہ لجنہ ممبرات کا اجلاس بلایا گیا اور پروگرام کی تفاصیل طے کی گئیں مختلف بہنوں نے اپنے اوپر متعدد ذمہ داریاں قبول کیں۔ ہماری درخواست پر نہ صرف حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنا بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا بلکہ انگلستان، امریکہ، مغربی جرمنی اور ماریشس کی نمائندہ لجنات کی طرف سے بھی اپنے پیغامات ہیں لجنہ گیانا کے اس پہلے اجتماع کو سنگ میل قرار دیتے ہوئے بے حد خوشی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔ علاوہ ازیں ہمسایہ ممالک سورینام اور ٹرینیڈاڈ کے مبلغین کی طرف سے تہنیتی اور پر از نصائح پیغامات موصول ہوتے یہاں کے واحد سرکاری اخبار "گیانا کرانیکل" میں لجنہ کے پہلے سالانہ اجتماع کی مختصر مگر جامع خبر شائع ہوئی جس سے سارے گیانا میں احمدی مستورات کی تنظیم کا تعارف ہوا۔ اور کانفرنس کے انعقاد کا بھی علم ہوا۔ خدام کے تعاون سے جماعت کی عالمگیر تبلیغی مساعی پر مشتمل تصاویر سے کتب اسلامی کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ مہمان خصوصی کے طور پر گیانا کی ایک ممتاز سوشل ورکر اور ممبر پارلیمنٹ مسز ایڈتھ بائنو EDITH BYNOE کا انتخاب کیا گیا جنہوں نے بخوشی اجتماع سے خطاب کرنا اور نمائش کی افتتاحی تقریب انجام دینی قبول کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو بہن حلیمہ ناصرہ صدر لجنہ اماء اللہ گیانا نے کی اس کے بعد سب ممبران لجنہ نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ اور پھر باری باری مختلف بہنوں نے بیرونی ممالک سے آنے والے مبارکباد کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں خاکسار مقیم لجنہ گیانا نے افتتاحی خطاب کیا اور لجنہ کی تنظیم کے اعلیٰ اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بہنوں کو اپنے اور دوسروں میں اعتقادی اور عملی لحاظ سے امتیاز اور فرقان پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی (ان تتقو اللہ یجعل لکم فرقانًا) اور اس طرح ملک و ملت کے لئے سرمایہ افتخار بننے کی نصیحت کی بہنوں کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں امید دلائی کہ مستقبل میں ان کے تعاون سے اور عملی دلچسپی سے لجنہ کی تنظیم کا یہ بابرکت پودا انشاء اللہ دیگر ممالک کی طرح یہاں بھی ایک مضبوط تناور اور ثمردار درخت بن جائے گا۔

خاکسار کے بعد حلیمہ ناصرہ صاحبہ نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے موضوع پر اپنی تقریر پڑھ کے سنائی۔ بہن شاہدہ ہمزاد نے لجنہ اماء اللہ (عالمگیر) کی مختصر تاریخ اور کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی۔ "حیا عورت کا زیور ہے" کے عنوان پر بہن فریدہ مرزا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہ عزیزہ زبینہ رائے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام کہ

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اس ملک میں حکومت کی طرف سے ۱۹۷۶ء کا سال تعلیم اور صحت کا سال کے طور پر منایا جا رہا ہے یوں تو لجنہ کے اجتماع کا سارا پروگرام ہی اسی نصب العین پر پورا اترتا تھا۔ مگر تاہم تعلیم کے عنوان کے تحت بہن ناظمہ الدین اسلامی تعلیم کے راہنما اصول پیش کر کے اس موضوع

(باقی صفحہ پر دیکھئے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے ... پرنٹنگ پریس ہرگوبند روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ ظہور ۱۳۵۵ ہش

رمضان المبارک ۔ خصوصی دعاؤں اور عظیم برکتوں کا مہینہ

خدا کا شکر ہے ہماری زندگی میں ایک بار پھر ماہ صیام آیا جس کے بابرکت آغاز ہی سے آسمانی برکتوں کے در کھل جاتے ہیں۔ خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے اس مہینہ میں دن کے وقت مسنون روزوں کے التزام کی سعادت حاصل ہوئی اور رات کا بڑا حصہ عبادت، دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارنے کا موقع ملا نیز کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے معانی و مطالب پر غور و فکر کرنے کی توفیق پائی۔ کون ہے جو رمضان شریف کی گوناگوں برکتوں کا شمار کر سکے۔

روزہ ایسی معروف عبادت ہے جو تمام اقوام عالم میں کسی نہ کسی شکل میں مذہبی عبادت کے طور پر موجود ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن مجید میں جہاں یہ فرمایا ہے کہ :-

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

کہ تم پر روزے رکھنے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے ۔۔ تو ساتھ ہی اپنی اس امتیازی شان کے مطابق اسلامی روزوں کی حکمت بھی بتادی اور ان کے اغراض و مقاصد پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے فرمادیا کہ

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔ تقویٰ کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کا گیان حاصل ہو جانے کا اور پھر اس میں لامتناہی ترقیات کرتے چلے جانے کا نام تقویٰ ہے۔

تقویٰ وہ بیج ہے جس سے نیکی اور خدا ترسی کا پودا نکلتا اور پھر اعمال صالحہ کی آبیاری سے نشوونما پاکر تناور درخت بن جاتا ہے۔

حتیٰ کہ جب پورے پورے استقلال اور ملازمت کے ساتھ اس راہ میں قدم اٹھتا چلا جاتا ہے تو اسی شجرۂ طیبہ کو وہ شیریں ثمرات بھی لگتے ہیں جو مومن بندہ پر ملائکہ کے نزول اور حضرت قدس کی طرف سے رؤیائے صادقہ اور لذیذ بخش مکالمہ و مخاطبہ کی شکل میں بقدر ظرف ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

تقویٰ کو اس عظیم القدر اور معنی خیز جڑھ کے متعلق ہمارے سیدنا حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

ہر نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے — اگر یہ جڑ رہی تو سب کچھ رہا ہے۔

پس ماہ صیام کے خاص دن بارگاہ رب العزت کے حضور نہایت عجز و نیاز سے جھک کر حقیقی تقویٰ کے حصول اور پھر اس کے پاک اور لذیذ ثمرات پا لینے کے دن ہیں یہ دعاؤں کا مہینہ ہے دعاؤں کے ذریعہ ہی قرب الٰہی پانے اور اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کر لینے کا مہینہ ہے۔ ذکر الٰہی سے ہماری زبانیں ہمہ وقت تر رہیں۔ جس قدر ممکن ہو کثرت سے تلاوت قرآن مجید کی جائے سمجھ سوچ کر کلام اللہ کو پڑھا جائے۔ اور ہر آن اس کی جناب سے یہی امید رکھی جائے کہ وہ اپنی عظیم برکتوں سے ہم عاجزوں کو نوازتا چلا جائے نہ صرف ہم کو ہی بلکہ ہماری سب اولاد و سب لواحقین اور متعلقین کو بھی

اس وقت اسلام پر اور سب مسلمانوں پر بڑا نازک دور گزر رہا ہے۔ باوجود تیل کی بڑی دولت ہاتھ آجانے کے اسلامی ممالک بدستور کمزور ہیں۔ ان کا دشمن بڑا طاقتور اور عیار رہا ہے۔ تین سال قبل ۱۹۷۳ء کے ماہ رمضان میں مشرق وسطیٰ میں عرب بھائیوں نے اپنے عیار دشمن کو شدید زک پہنچائی تھی۔ اپنے کامل اتحاد کے نتیجہ میں اس کے خطرناک منصوبے خاک میں ملا دیئے تھے ۱۹۶۷ء کی جنگ میں کھوئے ہوئے علاقے کو واپس لے لینے کی توفیق پائی تھی۔ اب پھر رمضان کا مہینہ آگیا ہے۔ رمضان ۱۹۷۳ء کی شکست کا بدلہ لینے کے لئے عیار دشمن نے اپنا پہلو بدل لیا ہے اس نے ایک خطرناک سازش کی عرب اس سازش کا شکار ہوگئے۔ اس نے عربوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے ان کی صفوں میں انتشار پیدا کردیا ہے۔ لبنان میں ۱۵ ماہ سے خانہ جنگی اسی خطرناک سازش کا نتیجہ ہے اس خانہ جنگی میں اب تک چالیس ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ معمول کی زندگی ختم ہو چکی ہے ملک کی اقتصادی حالت بالکل تباہ ہو گئی ہے بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے۔ لبنان میں شام کی فوجی مداخلت سے دائیں بازو کی فوجوں کو بالادستی حاصل ہو چکی ہے فلسطینیوں کی طاقت کو قطعی طور پر ختم کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس خطہ میں واقع فلسطینیوں کے کیمپ تل زعتر پر دائیں بازو کی فوجوں کے بھرپور حملہ سے تین ہزار فلسطینیوں کو گولیوں سے بھون ڈالا گیا۔ اب یہ کیمپ ان شہداء کی اجتماعی قبر بن چکا ہے۔ عالم اسلام کے لئے یہ بہت بڑا المیہ اور اندوہناک حادثہ ہے جس کی تفصیلات پڑھ سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ہمارے یہ بھائی اس وقت کڑی آزمائش میں سے گزر رہے ہیں ان کے مقابلہ میں دشمن کی طاقت بہت زیادہ اس کے وسائل بہت وسیع ہیں اس کے منصوبے بڑے گہرے اور چالیں بڑی خطرناک ہیں۔ لیکن قادر و توانا خدا کے مقابل پر کسی دوسرے کی طاقت کچھ بھی نہیں اس کی چالاکیاں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ بشرطیکہ خدائے قدوس کی رحمت اور فضل مسلمانوں کے شامل حال ہو جائے ۔۔ اس لئے آئیے! ہم ماہ صیام میں اسلام کی مضبوطی کے لئے اس کے عالمگیر روحانی غلبہ کے لئے بہت دعائیں کریں اور ساتھ ہی یہ بھی کہ دنیا کے سبھی مسلمان ایسے حقیقی اور سچے مسلمان بن جائیں کہ خدا کی نصرت اور تائید ان کے شامل حال ہو جائے اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کا کامل نمونہ بنادے اُن کے دلوں میں اسلام کی سچی محبت پیدا کرے انہیں اتحاد کی نعمت سے مالامال کرے ان کے اختلاف و انشقاق کو دور کر کے دشمن پر فتح عظیم بخشے۔

حضرت امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں امریکہ و کینیڈا و انگلستان کا دورہ فرمارہے ہیں اس وسیع خطہ ارضی میں خدا کے اس مقدس بندے کا قدم محض بنی نوع انسان کی بھلائی اور ان کی حقیقی خیر خواہی کے لئے پڑا ہے وہ ملک جو دنیوی اعتبار سے اس وقت دنیا کی قیادت کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ اس کے باشندوں کو اپنے خالق و مالک کی معرفت بھی حاصل ہو جائے تب وہ مادی قیادت کے ساتھ ساتھ روحانی قیادت کے اہل بن کر دین و دنیا کی فلاح کے سامان پائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کے اس سفر کو ہر طرح کامیاب و بامراد بنائے اور حضور کو خائز المرامی کے ساتھ واپس مرکز میں لائے اور سفر و حضر میں ہر طرح حضور کا اور حضور کے مصاحبین کا حافظ و ناصر ہو۔

اسی طرح دنیا کے مختلف خطوں میں بود و باش رکھنے والے احمدی بھائی اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے گئے ہوئے ہمارے مجاہد بھائی تمام مبلغین و مبشرین اسلام ہمیشہ ہی خدا کی حفظ و امان میں رہیں۔ ہر میدان میں اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید اُن کی دستگیری فرمائے ان کی مساعی مشکور ہوں اور اسلام کے نور سے دنیا کی بہت سی سعید روحیں اپنے سینوں کو منور کریں

الغرض یہ سب قسم کی دعائیں ہیں جو اس مبارک ماہ میں التزام سے کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب عاجزوں کے لئے اپنے فضل اور رحمت کے دروازے کھول دے اور تمام دعائیں قبول فرمائے ۔ خاکسار شریف احمد امینی ؎

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر امریکہ ۔۔ بقیہ صفحہ اوّل

نیویارک ۱۶ اگست سیدنا حضرت اقدس آج ایک بجے بعد دوپہر ڈیٹن سے بخیریت نیویارک تشریف لے گئے۔ بوسٹن فلیڈ یلفیا، نیو جرسی، کونیکٹیکٹ اور نیویارک کی احمدی جماعتوں کے ایک صد احمدی احباب نے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ سوائے معمولی تکان کے حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

پاکستان میں سیلاب کی صورت حال پر حضور کو بہت فکر اور تشویش ہے حضور نے دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدی احباب اور تمام پاکستانیوں پر اپنا فضل فرمائے اور انہیں اپنی حفاظت و امان میں رکھے ۔ آمین

حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ سیلاب کے موجودہ ایام میں احمدی احباب کو خاص طور پر بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کا اور پاکستان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں ہر طرح کی آفات سے محفوظ رکھے آمین ؎

حضور کے سفر امریکہ و کینیڈا کی روح پرور تفاصیل بذریعہ الفضل موصول ہو رہی ہیں جو انشاء اللہ اشاعت بدر کی زینت بنائی جاتی رہیں گی احباب انتظار فرمائیں اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کے اس سفر کو ہر طرح بابرکت اور بامراد کرے اور خائز المرامی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع رفقاء بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لائیں اور سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے آمین ؎

خطبہ جمعہ

یہ ایک بنیادی صداقت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عظیم احسان ہے کہ آپ نے ہمارے دلوں میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کا پیار اور محبت پیدا کر دی ہے

کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ سکتی ہے

جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد کی زندگی اتباع نبوی میں قرآنی تعلیم کے مطابق بسر ہو

ازسیدنا حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۱ احسان ۱۳۵۵ ہش مطابق ۱۱ جون ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورہ تحریم کی آیت کا یہ حصہ پڑھا:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا

اور پھر فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم میں سے ہر شخص اور ہر خاندان پر یہ بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہمارے دل میں نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا محبت پیدا کر دی۔ قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ عشقِ رسولؐ اور محبت رسولؐ ہی انسان کو جہنم کی آگ سے بچاتی ہے۔ چنانچہ یہ جو فرمایا کہ اے ایمان والو اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ ان کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرو۔ تو اس کے متعلق دوسری جگہ فرمایا:۔

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
(آل عمران: ۳۲)

فرمایا اس آگ سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے

اتباعِ رسولؐ کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ اتباع دراصل محبت کا تقاضا کرتی ہے۔ کیونکہ محبت کرنے والا دل محبوب کے پیچھے چلتا ہے۔ یہ ایک بنیادی صداقت ہے اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہنے کی لئے یہ بات کہ انسان کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ہو اور ایک لگن ہو کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی ہے۔ اس کا انعام اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کی جنتیں ہیں۔ لیکن ان جنتوں کا حصول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں ملتا ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری بھی ہو اور خدا کی رضا بھی حاصل ہو جائے یہ ایسے ہی ہے جیسے یہ کہنا کہ سورج چھپا بھی ہو اور دن کی طرح یہ دنیا روشن بھی ہو اندھیرے اور روشنی تو آپس میں متضاد ہیں یہ اکٹھے نہیں ہوا کرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جانا اندھیرا ہے ایسا اندھیرا کہ ہماری راتوں کے اندھیرے جب بادل بھی چھائے ہوئے ہوں وہ بھی اتنے اندھیرے نہیں جتنے روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جانے کے اندھیرے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جانے کے نتیجہ میں اس قسم کی کالی گھٹائیں ہوں، رات کے اندھیرے بھی ہوں اور پھر

خدا تعالیٰ کے پیار کا نور

بھی ہو۔ یہ چیزیں تو اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

پس یہ ایک بنیادی صداقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار حاصل کرنے کے لئے آپ کی سچی اتباع اور تابعت کی ضرورت ہے۔ اتباعِ رسول کے نتیجہ ہی میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے دلوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو پیار پیدا کیا ہے یہ آپ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اس سے بڑھ کر احسان ہمارے تصور میں بھی نہیں آسکتا۔ لیکن اس پیار کے جو تقاضے ہیں وہ تربیت کو چاہتے ہیں۔ پیار پیار میں فرق ہوتا ہے۔ کسی سے تھوڑا پیار ہوتا ہے کسی سے زیادہ البتہ یہ فرق وہ فرق نہیں جو استعداد استعداد میں فرق کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پیار آپ کی کامل اتباع کو چاہتا ہے اور آپ کی کامل اتباع

قرآن کریم کے تمام احکام کی پیروی

کا مطالبہ کرتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ

آپ کی زندگی کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہو تو قرآن کریم کو دیکھو کیونکہ آپ کی زندگی قرآن کریم کی عملی تصویر ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور اس قول کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآنی تعلیم کا عملی نمونہ ہے آپ کی عملی زندگی کے تمام حسین مظاہرے، قرآن کریم کی تعلیم کو ظاہر کرنے والے ہیں اس کو روشن کرنے والے اور اس کے حسن کو دوبالا کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنے والے ہیں۔

پس اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ

جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز

یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو اور خاندان کو یہ لگن ہے اور اس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ اس کی زندگی بھی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں قرآنی تعلیم کے مطابق خلق کو ظاہر کرنے والی ہو البتہ یہ صحیح ہے کہ یہ نیک جذبہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ کسی وقت اپنی انتہا کو نہیں پہنچتا۔ محبت کے تقاضے منٹوں میں پورے نہیں ہوا کرتے محبت میں شدت بھی ایک وقت کے بعد پیدا ہوا کرتی ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جب یہ کہا گیا کہ

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ

تو یہ بھی کہا گیا کہ آپ کی حسین زندگی کا جو اظہار تھا وہ ایک دن میں نہیں ہو گیا تھا بلکہ یہ بھی اسی طرح بالتدریج (ان شاء اللہ) ہوئی جس طرح گلاب کی پتیاں کھل کر گلاب کا پھول بنتی ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اخلاق کے ظہور پر وہ سارا زمانہ گزرا جس زمانہ میں قرآن کریم کا نزول ہوتا رہا۔ قرآن کریم پہلے دن ہی سارے کا سارا تو نازل نہیں ہو گیا تھا غیروں نے اس کا مطالبہ بھی کیا تو انکار کر دیا گیا۔ کہ اس طرح نہیں ہوگا۔ چنانچہ قرآن کریم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور دنیا کے ہاتھ میں دیا گیا اور اس طرح آپ کا عمل ہر روز تدریجی طور پر

اسلامی تعلیم کے ایک سے ایک حسین پہلو

کو ظاہر کرنے والا بنتا چلا گیا اور اس میں روز بروز ترقی ہوتی چلی گئی۔ اور اس میں بھی عجیب حکمت تھی۔ ابھی بات کرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ اگر ہم نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنی تھی تو اس کا مطلب یہ تھا کہ ہم اپنی زندگی کا ایک لمبا عرصہ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ مرتے دم تک اپنی تربیت اور محاسبۂ نفس اور اصلاح نفس میں گزاریں اور کوشش کریں کہ ہماری زندگی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی طرح قرآنی تعلیم کا نمونہ بن جائے۔ اتباع رسول کے یہی معنے ہیں۔ اُسوۂ نبوی کو قبول کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے کے یہی معنے ہیں یعنی یہ کہ قرآن کریم کی جو تعلیم ہے اور اس کے جو سینکڑوں احکام ہیں، ان پر عمل کر کے ہماری زندگی بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ایک مسلمان مومن کی حسین زندگی بن جائے اگر قرآن کریم ایک دن میں نازل ہو جاتا اور گو یہ بات خدا تعالیٰ کے لئے ناممکن تو نہ تھی۔ وہ ایک دن میں قرآن نازل کر سکتا تھا۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی جو کامل استعدادوں کے ساتھ دنیا کی طرف بھیجی گئی تھی۔ وہ اگر اس کے مطابق ایک دن میں عمل کر کے دکھانے لگ جاتے تو آپ کی اتباع کا یہ پہلو ہمارے لئے ممکن نہ ہوتا۔ ہمیں تو آہستہ آہستہ تربیت کا ایک لمبا عرصہ گزارنا پڑتا۔ کیونکہ دوسرے انسان وہ استعدادیں لے کر دنیا کی طرف نہیں آئے جن استعدادوں کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا تھا۔

پس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قریباً ساری زندگی ہی قرآن کریم کا نزول ہوا۔ آپ کی وہ زندگی جو افضل الرسل کی حیثیت سے ہے یعنی قرآن کریم کو دنیا کی طرف پیش کرنے والی زندگی ہے جب

قرآن کریم کی وحی

آپ پر نازل ہونی شروع ہوئی اس وقت سے لے کر آخر وقت تک احکام نازل ہوتے رہے۔ ایسے احکام جو انسانی زندگی کو پالش کرنے والے تھے، اس کو چمکانے اور اس میں نیا حسن پیدا کرنے والے تھے۔ چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ استعدادیں جو دنیا کی نگاہ سے چھپی ہوئی تھیں ان کا حسن آہستہ آہستہ ظاہر ہونا شروع ہو گیا اور ہوتا رہا اور یہ خدا تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ اس نے کہا تم ساری زندگی کوشش کرتے رہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور تربیت کرو اپنی بھی اور اپنے نفسوں کی بھی اور ہر شئے میں اپنے اہل کی بھی قُوٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا میں حکم کے علاوہ ایک بشارت بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہیں اپنی انفرادی اور اجتماعی ہر دو زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے گا۔ پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر

بہت بڑا احسان

فرمایا ہے کہ آپ نے ہمارے دلوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار اور محبت پیدا کر دی۔ آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کا شوق پیدا کر دی اور ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا کر دیا کہ ہم اتباع رسول میں ہر روز ترقی کرتے چلے جائیں

ہمارے بچے بھی اسلامی علوم سیکھیں اور ان پر عمل کریں یہ کام احمدیت کی ہر نسل کے ساتھ لگا ہوا ہے اور خدا کے فضل کے ساتھ ہوتا چلا جائے گا۔ پہلے بھی ہوتا آیا ہے اور آئندہ بھی ہوتا چلا جائے گا وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

غرض اتنے بڑے احسان کے بعد کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ سکتے ہیں؟ آپ نے ہمارے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو محبت پیدا کی اور آپ کے اتباع کی جو لگن پیدا کی اور آپ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کی جو تڑپ پیدا کی، کیا اس کے بعد ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ سکتے ہیں؟ نہیں۔ ہرگز نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ آپ کے مہدی نے آپ کا

نہایت ہی نورانی اور حسین چہرہ

اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ ہمارے سامنے پیش کر دیا اور دین اسلام میں سے ساری بدعات کو نکال کر باہر پھینک دیا اور بالکل پاک صاف اور مصفّیٰ اسلام ہمارے سامنے رکھا جس میں بدعات کا شائبہ تک نہ تھا آپ نے فرمایا یہ ہے وہ حقیقی اسلام جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے، تم اس کی اتباع کرو اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرو

پس جہاں اتنا بڑا احسان ہے ہم پر مہدی معہود علیہ السلام کا وہاں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے اور کسی کو یہ غلط فہمی نہیں رہنی چاہیئے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ سکتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ الٰہی سلسلوں میں بعض منافق بھی ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی بعض لوگ منافق تھے ان میں سے بعض اسلام کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اور بعض کمزور ایمان والے بھی ہوتے ہیں لیکن کسی کو یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ سکتی ہے۔ اور ارتداد کی راہوں کو اختیار کر کے شیطان کی گود میں چلی جائے گی۔ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

خدا تعالیٰ کی رحمت کے سایہ کے نیچے

زندگی کے جو دن گزارے ہیں اُن کی قدر نہیں کرے گی کسی کو یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے مہدی جس کے متعلق خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مَھْدِیُّنَا" ہمارا مہدی اور جس کے طفیل ہمارے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی اتنا ناشکرا بن جائے گی، اتنی عظیم چیز حاصل کر لینے کے بعد پھر اس کی جماعت کو چھوڑ کر اس سے علیحدہ ہو جائے گی یہ دنیوی باتیں ہیں جماعت کے لئے ممکن نہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان کی اپنی کوئی طاقت نہیں ہے اس لئے میں کہتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ خدا کے فضل اور رحمت کے ساتھ ایسا نہیں ہو سکتا نہ جماعت احمدیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ سکتی ہے اور نہ جماعت احمدیہ مہدی علیہ السلام سے دور ہو کر ناشکری کی راہوں کو اختیار کر سکتی ہے۔

غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کائنات کی وجہ تخلیق ہیں اور جن کی وجہ سے اس کائنات، اس یونیورس اور اس عالمین کو پیدا کیا گیا جب آپ کی اس عظیم الشان زندگی، آپ کے حسن و احسان کو ہمارے سامنے رکھا گیا تو آپ کے اس مقام کی معرفت کے بعد ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم آپ کا دامن کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم یہ کیسے اعلان کر سکتے ہیں کہ ہم غیر مسلم ہیں۔ ہم یہ اعلان نہیں کر سکتے دنیا یا

دنیا کا دستور یا قانون

ہمیں جو رہنما چاہے کہتے رہے، ہم پر جو چاہے حکم لگائے۔ لیکن ہماری زبان اس بات کا کیسے اعلان کر سکتی ہے جبکہ ہمارا دل اس اعلان کے ساتھ ہے جبکہ ہماری روح کا ذرہ ذرہ اسی ہستی پر قربان ہو رہا ہے اور اس کے گرد مستانہ چکر لگا رہا ہے، جبکہ ہم جان و دل سے اسلام کی عظمت کو دیکھ...

میں پھیلانے کے لئے ہر وقت قربان ہونے کے لئے تیار ہیں تو پھر ہم آپ کے دامن کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح مہدی علیہ السلام جنہوں نے اسی زمانہ میں جماعت احمدیہ کے اندر عشق رسول پیدا کیا جب کہ دنیا آپ کو بھول چکی تھی اور جس کے متعلق خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مہدی کا زمانہ وہ زمانہ ہوگا جس میں اسلام کی اس قدر خستہ حالت ہو گی اور اس کے اندر اس قدر بدعات شامل ہو چکی ہوں گی کہ جب وہ اسلام کو ان بدعات سے صاف کر کے خالص شکل میں دنیا کے سامنے پیش کرے گا، تو دنیا سمجھے گی کہ یہ تو کوئی نیا دین اور نئی کتاب لے کر آگیا ہے۔

پس اس مہدی کو چھوڑ کر ہم ناشکری کی راہوں کو کیسے اختیار کر سکتے ہیں جس نے اسلام کو صاف اور مصفّٰی کر کے پیش کیا اور اس کے حسن واحسان کو ثابت کیا اور اس کا نہایت ہی حسین اور نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور ہمارے دلوں میں حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار پیدا کیا۔ اس لئے نہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ سکتے ہیں۔ اور نہ ہم آپ کے مہدی کو چھوڑ سکتے ہیں

ہماری دعا ہے

کہ ہر دو پر خدا تعالےٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔

پس جہاں ہر احمدی خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اس کی تسبیح بیان کرتا ہے وہاں وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا اور آپ کی شان کے گن گاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا رہتا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ پر اور بھی زیادہ رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا رہے اور سلام بھیجتا رہے اور ان پر بھی جو آپ کے ہو گئے اور جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کی راہ میں وقف کر دیں۔ صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی

فدائیت کا عملی نمونہ

تھے۔ وہ محبتِ رسولؐ میں سرشار زندگی گزار کر اللہ تعالےٰ کو پیارے ہو گئے۔ اور پھر اُمّتِ محمدیہ میں کروڑوں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جن کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی آگ سلگتی رہی پھر اسلام پر تنزل کا زمانہ آگیا موجودہ زمانہ کے بڑے بڑے فلاسفر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام پر تنزّل کا زمانہ آیا۔ مگر اس بات سے انکار کر دیتے ہیں کہ اس تنزل کے زمانہ میں جس مہدی کے آنے کی بشارت دی گئی تھی وہ آ گیا کہتے ہیں وہ نہیں آیا اور نہیں اس کی ضرورت نہیں وہ اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ جس نے تنزّل کے زمانہ کی خبر دی تھی اسی نے مہدی کے آنے کی بشارت بھی دی تھی۔

بہر حال حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا ہیں۔ ہم اپنے پیارے آقا کو نہیں چھوڑ سکتے اور ایک اس آقا کا

محبوب روحانی فرزند

ہے جس نے انسانوں کے ایک گروہ میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیا اس نے اپنی جماعت کے دل میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بے پناہ عشق اور محبت پیدا کر دی۔ اس لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کو بھی نہیں چھوڑ سکتے۔

بعض لوگ اپنی اُفتادِ طبع کی وجہ سے اور اپنی اُن استعدادوں کے نقصان کی وجہ سے جو ایک مخلص مومن میں ہونی چاہیئے۔ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اگر اسی میں ان کی خوشی ہے تو ٹھیک ہے وہ اپنی خوشیاں منا لیں۔ لیکن ہماری خوشی تو اس بات میں ہے۔ کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ اتباع کرتے رہیں ہمارے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عشق مہدی علیہ السلام نے پیدا کیا ہے اس کے شکر گزار بنے رہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستانہ وار اپنی زندگیوں کے دن گزارنے والے بن جائیں خدا کرے کہ ہماری یہ خوشی پوری ہوتی رہے اور ہماری جو ذمہ داری ہے ہم اس کو نباہنے والے ہوں اور خدا کرے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

کی جو آگ ہمارے دلوں میں بھڑکائی گئی ہے اس کی شدت میں کبھی کمی واقع نہ ہو اور خدا کرے کہ جیسا کہ قرآن کریم میں یُخْبِئُکُمْ ادَیہٗ کا وعدہ ہے۔ ہمارے اہل اور ہماری نسلوں کے حق میں بھی وہ پورا ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

(الفضل ۱۲ رجولائی ۱۹۷۶ء)

امام مسجد لندن کے والد محترم

حضرت دانشمند خان صاحب کی پشاور میں وفات

واشنگٹن (امریکہ) سے امام مسجد لندن محترم جناب بشیر احمد صاحب رفیق نے یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ ان کے والد بزرگوار حضرت دانشمند خان صاحب بتاریخ ۸ راگست پشاور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم امام صاحب موصوف ان دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بطور پرائیویٹ سیکرٹری امریکہ اور کینیڈا کے دورہ پر ہیں۔ جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوئے غریب الوطنی میں اس قسم کی افسوسناک اطلاع طبعی طور پر صدمہ کا باعث ہے لیکن خدا کی راہ میں نکلے ہوئے احمدی مجاہدین و مبشرین اسلام نے ہمیشہ ہی اس طرح کے امتحانات میں صبر و ثبات اور رضا بالقضاء کا مثالی نمونہ دکھایا ہے۔ محترم امام رفیق صاحب بھی احمدیت کے ایسے ہی مخلص فدائیوں میں سے ہیں۔ کیوں نہ ہوتے جبکہ آپ کے مرحوم والد بزرگوار حضرت دانشمند خان صاحب خود بھی نہایت درجہ مخلص جماعت کے فدائی اور صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے یعنی ساری عمر احمدیت کی خاطر قربانیوں میں گزار دی ۱۹۴۰ء میں مرحوم پر گولی چلائی گئی جس کے نتیجہ میں ایک بازو کٹوانا پڑا یہ سب کچھ انہوں نے احمدیت کی خاطر ہنسی خوشی برداشت کیا۔ آپ اپنے گاؤں میں اکیلے پہلے احمدی تھے تبلیغ میں شیر تھے۔ کبھی کسی سے نہیں ڈرے اور نہ خوف زدہ ہوئے سارے علاقہ میں تبلیغ کی وجہ سے مشہور رہے ارکانِ اسلام کے پورے پابند دین کی غیرت رکھنے والے عبادت گزار ایسے کہ ساری ساری رات عبادت اور ذکر الٰہی میں گزار دیتے تھے ان کی نیکی اور اخلاص ہی کا نتیجہ ہے کہ اس وقت ان کے عزیز بیٹے کو نہ صرف انگلستان میں بلکہ سارے یورپ و افریقہ اور اب امریکہ و کینیڈا میں خود پیغام حق پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے بلکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان تاریخی تبلیغی سفروں میں حضور انور کی رفاقت کی سعادت کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

اس موقعہ پر ادارہ بدر محترم امام صاحب موصوف کے ساتھ تعزیت کرتے ہوئے دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام پر فائز فرمائے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کے ساتھ آپ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق دے۔ اور خاص طور پر امام صاحب کو اس غریب الوطنی میں اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے اور اپنے والد صاحب کی نیک خواہشات کو جو دین برحق کی زیادہ سے زیادہ خدمت و اشاعت بجا لانے سے وابستہ تھیں باحسن طریق پورا کرتے چلے جانے کی توفیق ملتی رہے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

درخواستِ دعا

مکرم رشید احمد صاحب لندن سے لکھتے ہیں کہ ان کے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کا لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب جلد صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار گذشتہ دنوں ہائی بلڈ پریشر کا دورہ پڑنے کی وجہ سے بولنے میں قدرے دقت محسوس کرتا ہے صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار: قریشی عبد القادر اعوان درویش

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

موعود اقوام عالم

(قسط نمبر ۳)

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی

چاند اور سورج کا گرہن ماہ رمضان میں

قرآن مجید نے آخری زمانہ کی علامات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں "جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ" سورج اور چاند کا اجتماع ہوگا۔ یہ اجتماع کس صورت میں ہوگا؟ اس کی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمائی کہ جب امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ تو ان کے لئے سورج اور چاند میں ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں:۔

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

(دار قطنی جلد اوّل ص۱۸۸)

حضرت امام باقر بن علی رضؓ سے روایت ہے کہ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جو زمین آسمان کی پیدائش سے ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو گرہن ہوگا۔ رمضان میں (گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو۔ اور سورج کو گرہن ہوگا گرہن کی تاریخوں (میں سے) درمیانے دن کو۔ اور ایسا جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کسی مدعی کے وقت میں نہیں ہوا۔

ماہرین نجوم نے یہ طے کر رکھا ہے کہ چاند کو ہمیشہ گرہن تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں (جبکہ چاند مکمل ہوتا ہے اور قمر کہلاتا ہے) تاریخوں میں لگتا ہے۔ اسی طرح سورج گرہن ہمیشہ ستائیسویں اٹھائیسویں اور انتیسویں تاریخوں میں لگتا ہے۔ اس کے پیش نظر حدیث کا مفہوم یہی ہے کہ رمضان کے مہینہ میں چاند کو تیرھویں اور سورج کو اٹھائیسویں تاریخوں میں گرہن لگے گا۔ یہ ایک بڑی زبردست علامت ہے جس سے صادق مدعی کی پہچان ہو سکتی ہے۔

حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ جو نواح دہلی کے رہنے والے تھے انہوں نے ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں ظہور مہدی علیہ السلام کی علامات میں بعض پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں جنہیں حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اربعین فی احوال المہدیین" میں درج کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

غین رے دغ (۱۲۰۰) سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبارے بینم
ماہ را روسیاہ مے نگرم
مہر را دلفگارے بینم

یعنی بارہ صدیاں جب گذر جائیں گی اور تیرھویں صدی ہجری آجائے گی تو اس تیرھویں صدی ہجری میں عجیب و غریب کاروبار دیکھتا ہوں۔ چاند اور سورج کو گرہن لگے ہوئے دیکھتا ہوں۔

ملتان کے ایک مشہور ولی حضرت شیخ عبد العزیز پہاڑی نے از روئے الہام الٰہی فرمایا تھا:۔

دریں تماشی (۱۳۱۱) دو قران خواہد بود
از پئے مہدی و دجال دو نشاں خواہد بود

یعنی ۱۳۱۱ھ میں سورج اور چاند کو اکٹھا ایک مہینہ میں گرہن لگے گا اور یہ دو نشان سچے مہدی اور جھوٹے دجال کے درمیان امتیاز کرنے کا باعث ہوں۔

(بحوالہ اخبار بدر قادیان ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

انجیل میں اس علامت کے سلسلہ میں لکھا ہے:۔

"فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔

(متی ۲۴/۲۹)

سورج اور چاند کی تاریکی سے مراد خاص وقت پر عارضی تاریکی ہے جو بذریعہ گرہن لگی اور جس کی اسلامی کتب میں زیادہ وضاحت موجود ہے۔

ہندو مذہب میں سورج اور چاند کی پیشگوئی ان الفاظ میں موجود ہے:۔

"यदा चन्द्रश्च सूर्यश्च तथा तिष्य बृहस्पती एक राशौ समेष्यन्ति तदा भवति तत्कृतम्"

یدا چندر شچ سوریشچ تتھا تشیہ برہسپتی ایک راشو سمیش یتنی تدا بھوتی تت کرتم۔

(شری مد بھاگوت اسکندھ ۱۲
ادھیائے ۲ شلوک ۲۴)

جب پشپ نکھشتر میں چندرما، سورج اور برہسپتی ایک راشی میں آتے ہیں تب ست یگ کا آرمبھ ہوتا ہے (شروع ہوتا ہے) یہ نشان کیونکر پورا ہوا اس کی تفصیل آگے دی جائے گی۔

سکھ کتب میں اس نشان کی پشتی کرتے ہوئے لکھا ہے بھائی جی فرماتے ہیں:۔

"مہاراج کرشن جی جب نہہ کلنک ہو کر دوبارہ آئیں گے تو اس وقت رَوی (سورج) اور اندو (چاند) اس کے ساتھ ہوں گے (یعنی اس کے لئے گواہی دیں گے)

(گرنتھ صاحب بھاگوں کے سوتے)

جملہ مذاہب سے بیان کردہ یہ علامت دراصل سورج اور چاند گرہن سے تعلق رکھتی ہے۔ جو اسلامی کتب کے مطابق رمضان شریف کے مہینے میں لگنا تھا اور پیشگوئی کے مطابق یہ گرہن رمضان شریف ۱۳۱۱ھ تیرہ سو گیارہ ہجری مطابق ۱۸۹۴ء میں لگا۔ اس وقت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا امام مہدی ہونے کا دعویٰ ہو چکا تھا۔ آپ نے ۱۸۹۱ء میں مہدویت کا دعویٰ فرمایا اور سورج چاند گرہن ہونے پر حضورؑ نے فرمایا:۔

ع آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

ہندو شاستروں سے جو نشان بیان کیا گیا ہے اس کے بارہ میں ہندو ودوانوں اور جیوتشیوں کا یہی کہنا ہے کہ یہ نشان بھی پورا ہو گیا ہے چنانچہ ایک ودوان اس بارہ میں لکھتے ہیں:۔

کئی جوتشیوں کا یہ مت ہے کہ نکھشتروں پر وچار کرنے سے یہ معلوم ہے کہ کل یگ سماپت ہو کر ست یگ کا آرمبھ ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہ بات کہ سورج اور چندرما نیز برہسپتی پشپ اور کھشت یوش کے ماہ میں ایک راشی پر اکٹھے ہواں گے۔ یہ یوگ ۱۹۵۱ بکرمی کو ہو چکا ہے جبکہ سورج کو تین گھنٹہ اور بیس پل گرہن لگا۔ اور چندرما کو دو گھنٹے اور ساٹھ پل گرہن لگا تھا اور اسی سے ست یگ کا آرمبھ (شروع) ہو چکا ہے۔

پس چاند اور سورج کو گرہن لگنے کا نشان اتنا زبردست ہے کہ یہ واقعی کسی مدعی کے لئے آج تک ظاہر نہیں ہوا۔ یہ نشان ۱۸۹۴ء ۱۳۱۱ھ ماہ رمضان میں حرف بحرف پورا ہوا اور اس نے گواہی دی کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مدعی مسیحیت و مہدویت و کلنکی اوتار خدا کی طرف سے ظاہر ہوئے تھے اور سچے تھے۔

جنگوں کی کثرت

ایک اور علامت جو اس آنے والے موعود کے بارہ میں کئی مذاہب کی کتب میں موجود ہے یہ ہے کہ اس موعود کی آمد پر قتل و غارت گری اور جنگیں بہت ہوں گی۔ چنانچہ حدیث الغاشیہ میں لکھا ہے کہ اس وقت زلزلے بہت ہوں گے۔ قتل بہت ہوگا۔ عرب میں تلوار چلے گی۔ لوگوں میں اختلاف بڑھے گا۔ آدمی کو آدمی کھانے لگے گا۔ اقتراب الساعۃ میں بھی جنگوں اختلافات اور زلزلوں کا ذکر ہے۔ بخاری شریف میں یہ تذکرہ ہے کہ "یکثر الہرج" قتل اور خونریزی کی بہتات اور کثرت ہوگی۔ بحار الانوار میں لکھا ہے فعند ذالک یرفع کل ذی صیصۃ لواءً تب ہر قلعہ دار یعنی بادشاہ اپنا جھنڈا کھڑا کرے گا۔

(بحار الانوار جلد نمبر ۱۳ ص۹)

اور انجیل کے بیان کے مطابق:۔

"قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی۔ اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے"۔

(متی ۲۴/۷)

ہندو کتابوں میں ست یگ شروع ہونے کے علاوہ مہاتما سورداس جی کی ایک پیشگوئی ہے جو سورساگر میں لکھی ہے۔ وہ بھی یہ بتاتی ہے کہ کلنکی بھگوان کے ظاہر ہونے پر جہاں سورج چاند کو گرہن ہوگا۔ وہاں سخت جنگ ہوگی اور لوگ کیڑوں مکوڑوں کی طرح مریں گے۔ اور یہ جنگ سارے سنسار میں ہوگی۔

آپ فرماتے ہیں۔

اُرے من دھیرج کیوں نہ دھرے،
میگھ ناتھ راون کا بیٹا سوبیۂ جنم دھرے۔
امت بار بیرتھوی ہیرائے بھگوں سا کٹائیے
یورپ پچھم اتر دکن چہو دشتی کالی پڑے
گھور یدھ جگ ماہی ویاپے پربا ہت مرے
دشٹ دشٹ کو ایسا کاٹے جیسے کیت مرے
دیندر سوریہ کو راہو گرسے مرتیہ بہت پڑے
کلکی بھگوان پرکٹ تیجھ ہوں داس سدھار کریں
ایک سہر تو سوتے اوپر ایسا یوگ پڑے
سورداس ہر یہ ہر کی لیلا ٹارے نہیں ٹرے
اُرے من دھیرج کیوں نہ دھرے

بالکل ایسی ہی پیشگوئی سکھ دھرم میں سے لکھا ہے۔

بے چلن سبل من۔ بھگت چلن کا ہن کور نہ
کلنک بجی ڈنک چڑھو دل روند جیو۔
(گرنتھ صاحب بھاٹ کے سوتے)

بھاٹ بھی فرماتے ہیں مہاراج نے باون روپ ہو کر راجہ بل کو چھلن کیا پاپیوں کا ناش کیا بھگتوں کو ترقی دی اور مہاراج کرشن جی نہ کلنک اوتار ہو کر جب آئیں گے تو اس وقت جنگ کا نقارہ بجے گا۔ اور فوجیں ایک دوسرے پر چڑھیں گی۔ اور سورج و چاند کا نشان ظاہر ہوگا۔

یہ علامت بھی پوری ہو رہی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے مسیحیت و مہدویت کا دعوی ۱۸۹۱ء میں کیا اور تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۸۷۰ء سے مختلف قومیں ایک دوسرے پر چڑھ رہی ہیں۔ مثلاً ۱۸۷۰ء میں نپولین اور شاہ فرانس کی لڑائی جرمنی سے ہوئی جس میں نو لاکھ آدمی مارے گئے ۱۸۷۷ء میں ترکی اور روس میں جنگ ہوئی۔ جس میں چھ لاکھ آدمی مارے گئے۔ ۱۸۸۱ء میں فرانس نے تونس پر چڑھائی کی۔ ۱۸۸۲ء میں پیرو اور چلی امریکہ کے درمیان لڑائی ہوئی جس میں بے شمار آدمی مارے گئے ۱۸۸۳ء میں فرانس نے جزیرہ لڈنی سگر کی ملکہ کے مرنے پر جزیرہ مذکورہ پر چڑھائی کر دی۔ جس میں بہت زیادہ جان و مال کا نقصان ہوا۔ ۱۸۸۴ء میں انگریزوں اور ہماری سوڈانی کی فوجوں میں لڑائی ہوئی۔ ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم ہوئی۔ جس میں لاکھوں آدمی مارا گیا۔ اور ۱۹۳۹ء میں جنگ عظیم ثانی ہوئی۔ اور ابھی یہ صورت جاری ہے۔ عربوں اور اسرائیل کی لڑائی جاری ہے۔ اور ایک اور عالمگیر جنگ کے بادل سر پر منڈلا رہے ہیں۔ اگرچہ بظاہر دنیا امن کی باتیں کر رہی ہے۔ لیکن اسلحہ کی دوڑ بڑی تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ ایٹمی بجلی گھروں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہو رہا ہے۔ اسٹاک ہالم میں بین الاقوامی امن سے متعلق تحقیقی مواد شائع کرنے والے ادارے نے لکھا ہے کہ اس وقت دنیا کے تمام ایٹمی بجلی گھروں میں ۸۰ ہزار کلو گرام پلاٹینیم تیار ہو رہا ہے۔ جس سے دس ہزار ایٹم بم تیار کئے جا سکتے ہیں۔ بعض ممالک کے پاس تو اتنا پلاٹینیم ہے کہ جس سے وہ ہر ہفتہ ۱۰ بم تیار کر سکتے ہیں۔

اسی ادارہ نے لکھا ہے کہ کینیڈا میں سات ایٹمی بجلی گھر کام کر رہے ہیں۔ اور مزید سات کی تیاری ہو رہی ہے۔ امریکہ میں ۹۹ کام کر رہے ہیں ۱۸۹ کی مزید تیاری مکمل ہو رہی ہے۔ برازیل میں ۹ ایٹمی بجلی گھر تیار ہو رہے ہیں برطانیہ میں ۳۰ کام کر رہے ہیں اور دس کی تیاری ہو رہی ہے۔ سویڈن میں چار کام کر رہے ہیں ۶ تیار ہو رہے ہیں۔ فن لینڈ میں چھ کی تیاری ہو رہی ہے۔ بلجیم میں دو کام پر ہیں اور چھ تیار ہو رہے ہیں۔ ہالینڈ میں دو کام پر ہیں مشرقی جرمنی میں تین کام پر ہیں۔ ۹ کی تیاری ہو رہی ہے۔ فرانس میں دس کام پر ہیں اور آٹھ کی تیاری ہو رہی ہے۔ مغربی جرمنی میں دس چل رہے ہیں۔ مزید اٹھارہ کی تیاری ہو رہی ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں تین کام کر رہے ہیں چار کی تیاری ہو رہی ہے۔ اسپین میں تین چل رہے ہیں سات کی مزید تیاری ہے۔ اٹلی میں تین کام کر رہے ہیں چھ کی تیاری ہے۔ بلغاریہ میں ایک چل رہا ہے تین کی تیاری ہو رہی ہے۔ روس میں بیس چل رہے ہیں۔ گیارہ کی مزید تیاری ہے۔ ایران میں چار کام کر رہے ہیں پاکستان میں ایک کام کر رہا ہے مزید ایک کی تیاری ہو رہی ہے ہندوستان میں تین چل رہے ہیں۔ پانچ کی مزید تیاری ہو رہی ہے۔ جاپان میں دس چل رہے ہیں پندرہ کی تیاری ہو رہی ہے۔ چین میں اس وقت متعدد ایٹمی بجلی گھر چالو ہیں اور مزید کئی ایک کی تیاری ہے۔ ان اعداد و شمار سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کتنا ایٹمی مسالہ تیار ہو رہا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے سب سے زیادہ ہتھیار مشرق وسطیٰ میں جمع ہو گئے ہیں۔ دنیا کی قومیں اس وقت ۲ لاکھ کروڑ ڈالر سالانہ افواج اور اسلحہ پر خرچ کر رہی ہیں۔ اور رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت سب سے زیادہ ہتھیار تیار کرنے والے ممالک روس۔ امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس ہیں۔

پیشگوئیاں کرنے والے منجمیں ایک تیسری عالمگیر جنگ کو یقینی بتلا رہے ہیں۔ اور اس کے لئے اندازے بتا رہے ہیں۔ چنانچہ بعض کا خیال ہے کہ یہ تیسری عالمگیر جنگ ۱۹۸۰ء تک شروع ہو جائے گی۔ چنانچہ اس جنگ کے سلسلہ میں پروفیسر کیٹر کی پیشگوئی حسب ذیل ہے۔ انہوں نے اپنی مشہور کتاب "دنیا کے بارہ میں پیشگوئیاں" لکھی ہے اس میں وہ لکھتے ہیں۔

"زمین اپنے محور سے مسلسل ہٹتی جا رہی ہے اس تبدیلی سے زمین کی آب و ہوا پر گہرا اثر پڑے گا۔ بڑے بڑے زلزلے آئیں گے۔ سمندر کی گہرائیوں میں فرق پڑ جائیگا۔ دنیا کے نقشے میں بڑی بڑی تبدیلیاں ہوں گی اور تیسری عالمگیر جنگ ۱۹۸۰ء سے پہلے ہی شروع ہو جائے گی۔ آپ نے یہ بھی بتلایا کہ تیسری عالمگیر جنگ اسرائیل کی وجہ سے ہو گی۔ اور دنیا میں آج تک جتنی جنگیں ہوئی ہیں یہ سب سے بھیانک جنگ ہوگی۔ اس میں مسلمان اسرائیل پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ جس سے جنگ کی آگ بھڑک گی اس کے بعد ایک نیا زمانہ شروع ہوگا جس میں سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائیگا"

(بحوالہ ہند سماچار ۳۰ جولائی ۱۹۷۶ء)

اس زمانہ کے امام مہدی۔ نہ کلنک اوتار حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے بھی ایک تیسری عالمگیر جنگ کی خبر دی ہے اور بتایا ہے کہ اس جنگ میں یاجوج اور ماجوج (روس اور امریکہ) بھی شامل ہونگے۔ یہ سخت تباہ کن جنگ ہوگی۔ روس اور ان کے ساتھی امریکہ اور ان کے ساتھی تباہی کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔ اس تباہ کن جنگ کے بعد بچنے والے لوگ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

بہر صورت قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت کا نظارہ دنیا دیکھ رہی ہے۔ اور ایک تیسری عالمگیر چڑھائی کے لئے بھی تمام قومیں تیار ہو رہی ہیں۔

خدا کرے کہ لوگوں کی آنکھیں کھلیں اور جس مقدس وجود کے لئے یہ علامات بزرگوں نے بتائی تھیں اس کو پہچاننے کی کوشش کریں اور اس کی آواز کو سنیں۔ کیونکہ یہ سب نشان امام مہدی علیہ السلام کی سچائی پر گواہی دے رہے ہیں۔

امام مہدی کا ظہور کہاں ہونا ہوگا

اب میں مقدس کتابوں کی روشنی میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت امام مہدی اور کلنکی اوتار کا ظہور کہاں ہونا تھا اور کس نام سے اس نے ظاہر ہونا تھا۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ موعود مسیح دمشق سے مشرقی جانب سفید منارے کے نزدیک اترے گا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"ینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق"

(کنز العمال جلد ۷ ص ۲۶۲)

یہ حدیث بتاتی ہے کہ آنے والا موعود دمشق سے شرقی جانب آئیگا۔ اور منارہ بیضاء کے قریب آئیگا۔ یعنی بڑے روشن اور واضح دلائل کے ساتھ ظاہر ہوگا۔

اس کی تصدیق بائیبل میں ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

"اے بحری ممالک میرے آگے چپ رہو اور قومیں جو ہیں سو وہ از سر نو زور پیدا کریں وہ نزدیک آئیں۔ اور ہم ایک ساتھ محکمے میں داخل ہوں۔ کس نے اس راستباز کو پورب کی طرف سے برپا کیا اور اپنے پاؤں کے پاس بلایا اور اُمتوں کو اس کے آگے دھر دیا"

(یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۴۱)

اس سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ آنے والا راستباز مشرق سے اُٹھے گا۔

موعود اقوام عالم کا ظہور ہندوستان میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث جو آنحضرت صلعم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے لکھا ہے حضور نے فرمایا۔

"عصابتان من اُمتی احرزھما اللہ من النار عصابۃ تغزو الھند وعصابۃ تکون مع عیسی ابن مریم علیہما السلام"

(نسائی جلد ۲۔ باب غزوۃ الہند)

ترجمہ:۔ میری امت کی دو بڑی جماعتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کیا ہے ان میں سے ایک جماعت ہندوستان میں جہاد کرے گی اور ایک جماعت (ہندوستان ہی) عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ ہوگی۔

حضرت امام نسائی کا غزوۃ الہند میں دونوں گروہوں کا ذکر کرنا بتاتا ہے کہ یہ دونوں گروہ ہندوستان میں ہوں گے۔ (باقی)

درخواست دعا

خاکسار جملہ احباب جماعت احمدیہ سے درخواست کرتا ہے کہ خاکسار کی دینی اور دنیوی ترقیات اور تمام افراد خاندان کی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا فرمائیں اور نیز یہ بھی کہ خدا تعالیٰ ہمیں نیک بنائے اور سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ ...

روزہ اور رمضان کے مسائل

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس

روزے کی حکمت

روزے رکھنے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ انسان دن بھر بھوکا پیاسا رہے اور رات بھر کھاتا پیتا رہے بلکہ اس عبادت کے پیچھے ایک عظیم الشان حکمت کارفرما ہے۔ کہ انسان اپنی ہر حرکت و سکون اور ہر قول و فعل منشاء الٰہی کے تابع کرکے ایک مطیع زندگی گذار سکے۔ نہ صرف اس کا پیٹ بھوکا رہے بلکہ اس کی آنکھیں اس کے کان اس کی زبان غرضیکہ اس کے جسم کا ہر عضو روزہ رکھے اور منشاء الٰہی کے مطابق کنٹرول میں رہے۔ اور تزکیۂ نفس و جسم کے بعد بہشتی حظوظ کے مستحق ہوں کہ قد افلح المؤمنون کے مصداق بنیں۔ اور یہی روزے کی اوّلین حکمت ہے۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة ان یدع طعامه وشرابه"

یعنی جو شخص روزے کی حالت میں بھی دروغ گوئی اور اس پر عمل کرنے سے باز نہیں آتا تو خدا تعالیٰ کو اس بات کی قطعاً ضرورت و حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ کر دن بھر بھوکا پیاسا رہے۔

اسی طرح فرمایا:۔

"کم من صائم لیس له من صیامه الا الظمأ"

یعنی بہتیرے ایسے روزے دار ہیں کہ ان کے روزوں میں سوائے بھوک پیاس برداشت کرنے کے اور کچھ انہیں نصیب نہیں ہوتا۔

مسائل روزہ

۱۔ رمضان میں جو بالغ شخص صحت کی حالت میں اپنے اہل میں موجود ہو اس پر رمضان کا روزہ فرض کیا گیا ہے۔

۲۔ صبح پو پھٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک وہ نہ کچھ کھائے پیئے اور نہ ہی ازدواجی تعلق پیدا کرے۔

۳۔ جو شخص مسافر یا بیمار ہو وہ روزے نہ رکھے بلکہ اور دنوں میں یہ چھٹے ہوئے روزے ادا کرے۔

۴۔ جو دائم المریض ہو یا پیر فرتوت ہو یا حاملہ ہو یا مرضعہ (دودھ پلانے والی) ہو ان پر روزہ نہیں۔ یہ ہر روز ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ کے ادا کریں۔

۵۔ اگر کوئی شخص بھول کر روزے کی حالت میں کھائے پیئے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ روزے کو پورا کرے۔

۶۔ لیکن جو شخص روزہ رکھنے کے بعد بغیر کسی عذر کے عمداً روزہ توڑ دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ ایک غلام خرید کر آزاد کرے یا لگاتار ۶۰ دن کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے

۷۔ حضرت رسول کریم صلعم نے سحری کھانے کی تاکید فرمائی ہے اور اسی طرح افطاری میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے۔

۸۔ روزے میں مسواک کرنا۔ غسل کرنا۔ آئینہ دیکھنا۔ سر اور بدن پر تیل ملنا۔ حجامت کرانا۔ سرمہ لگانا۔ خوشبو سونگھنا۔ یہ سب جائز ہیں۔ لیکن بعض لوگوں نے ان باتوں کو ناجائز اور روزے توڑنے والی قرار دی ہیں جو درست نہیں۔

۹۔ خدا تعالیٰ نے رمضان کی راتوں میں اپنی ازواج کے ساتھ معاشرت کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ کیونکہ روزے سے مقصود یہ نہیں کہ جسمانی خواہش بالکل ترک کر دی جائے بلکہ مقصود ضبط و اعتدال ہے۔ کھانے پینے اور مباشرت کی جو کچھ ممانعت ہے وہ صرف دن کے وقت ہے۔ رات کے وقت کوئی روک نہیں۔

۱۰۔ حیض اور نفاس والی عورتیں روزے نہ رکھیں۔ پاک ہونے کے بعد چھوٹے ہوئے روزے رکھ لیں۔

۱۱۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے ہوئے روزے سال بھر میں آئندہ رمضان شروع ہونے کے قبل تک دو دو چار چار کرکے پورے کریں یا لگاتار رکھیں اختیار ہے۔

نماز تراویح

ماہ رمضان کی اہم عبادتوں میں سے ایک نماز تراویح ہے۔ یہ نماز دو طرح سے پڑھی جاتی ہے۔ ایک تو رات کے آخری حصہ میں سحری اور نماز فجر سے قبل پڑھی جائے اور یہ باجماعت بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہی نماز افضل ہے۔ دوسری عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں کسی حافظ یا قاری امام کے پیچھے با جماعت ادا کی جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں صحابہ کو نماز تراویح پڑھنے کی رغبت دلایا کرتے تھے اور فرماتے کہ جو شخص ایمان کی درستگی اور ثواب کی غرض سے نماز پڑھتا ہے اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

نماز تراویح کی رکعتوں کی تعداد کے متعلق مسلمانوں میں اختلاف ہے۔ اور اکثر مسجدوں میں ۲۰-۲۰ اور ان سے زائد رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ حالانکہ حدیثوں سے یہی ثابت ہے کہ حضرت رسول کریم صلعم اور آپ کے صحابہ کرام اور خلفاء عظام صرف آٹھ ہی رکعتیں نماز پڑھاتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلعم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے (آٹھ نوافل اور تین وتر) زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہم کو رمضان کے مہینے میں آٹھ رکعات تراویح پڑھائیں پھر اس کے بعد وتر پڑھائے (طبرانی)

کسی بھی صحیح حدیث سے حضور اکرم صلعم سے ۲۰ رکعتیں تراویح پڑھنی ثابت نہیں۔ حضرت عمرؓ نے بھی جبکہ جماعت قائم کی ہے یہ حکم نہیں دیا کہ ۲۰ رکعت پڑھائی جائے۔ روایتوں سے یہی ثابت ہے کہ آپؓ نے امام کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت نماز پڑھایا کریں۔ (موطا امام مالک)

بہر حال یہ بابرکت مہینہ، عبادتوں، دعاؤں اور ریاضتوں کا اور رضائے الٰہی کو جذب کرنے کا بابرکت مہینہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک ایام رمضان سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے اور اس طرح قرب الٰہی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

گیانا میں لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع بقیہ صفحہ اوّل

پرمسائل تعلیم کے راہنما اصول پیش کرکے اس موضوع کے مختلف گوشے روشن کئے۔ پروگرام کی آخری تقریر بہن ناز بخش کی تھی جس میں انہوں نے قرآن کریم اور احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کے متعلق احکامات وارشادات پیش کئے۔

آخر میں مہمان خصوصی مسٹر ایلیجو باتھو ممبر پارلیمنٹ گیانا نے دستکاری کی نمائش کا افتتاح کرنے سے قبل خواتین سے خطاب کرتے ہوئے احمدی مستورات کے اس طرح منظم ہوکر اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے اور بالخصوص اپنے معاملات کو خود اپنے ہاتھوں کنٹرول کرتے دیکھ کر بڑی مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ انہیں یہ معلوم کرکے بے حد خوشی ہوئی کہ مسلمان عورتوں کی ایک ایسی تنظیم گیانا میں سرگرم عمل ہے جس کے اغراض و مقاصد اور امنگیں ہماری قومی امنگوں اور خواتین کی ترقی کے پروگراموں سے بہت کچھ ہم آہنگ ہیں موصوفہ نے پروگرام کی پشت پر شائع شدہ لجنہ کی تنظیم کے اغراض و مقاصد کو بے حد سراہا جن میں عورتوں میں جہالت کو دور کرنا اور تعلیم کو عام کرنا۔ انہیں معاشرہ کا مفید وجود بنانا۔ عورتوں میں توہم پرستی اور بری رسموں کا خاتمہ دستکاری کے فنون کا حصول، باہمی جھگڑوں کا تصفیہ کرنا اور تعاون کی روح کے ساتھ مل کر کام کرنا (Team work) وغیرہ مقاصد کا الگ الگ ذکر کرکے اور ان کی افادیت پر بحث کرکے ان مقاصد کے مرتبین کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا

کہ واقعی مرتبین نے گیانا کے معاشرے کا گہرا مطالعہ کرکے یہ راہنما مقاصد وضع کئے ہیں تا عورت اپنی ہستی کو پہچانے اور اسے اس کا صحیح مقام ملے۔

اختتامی دعا سے قبل آخری کلمات کہتے ہوئے خاکسار نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور ان کے علم میں یہ تعجب انگیز اضافہ کیا کہ یہ اغراض و مقاصد لجنہ کی اس بین الاقوامی تنظیم کے مرکز میں تیار کئے گئے۔ اور اپنے اندر ایسا افادۂ عام کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔ کہ ہر ملک کے حالات پر منطبق ہوتے نظر آتے ہیں۔ انشاء اللہ ہم طبقۂ نسواں کی بہبودی کے لئے ان روشن اصولوں کو عام کریں گے اور لجنہ کی تنظیم بنی نوع انسان کی سچی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق پائے گی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور مہمان خصوصی نے ربن کاٹ کر لجنہ کی دستکاری کی نمائش کا افتتاح کیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس نمائش سے ۱۰۸ ڈالرز کی آمد ہوئی جو لجنہ نے ساری کی ساری زیر تعمیر مسجد روز گیٹال کے لئے عطیہ کے طور پر دے دی۔ فجزاھن اللہ احسن الجزاء۔

مہمان خصوصی کو بعد ازاں خاکسار نے تبلیغی نمائش دکھائی اور یورپ، افریقہ و امریکہ میں جماعت کی وسیع تبلیغی مہم کو ایک نظر دیکھ کر موصوفہ بہت متاثر ہوئیں۔ کتاب Wisdom of The Holy Prophet. انہیں تحفۃً پیش کی گئی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس تبلیغی کوشش

[illegible]

مدراس میں

اسلام اور عیسائیت پر ایک شاندار علمی مذاکرہ

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۷۶ء بروز جمعہ مدراس کے T.E.I.S کالج میں ایک شاندار علمی مذاکرہ نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ یہ کالج جنوبی ہند کا ایک مشہور تعلیمی ادارہ ہے۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں لڑکیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ اس تعلیمی ادارے کی نگرانی محترم جناب بشیر احمد صاحب سعید سابق چیف جسٹس ہائی کورٹ مدراس فرما رہے ہیں۔

عیسائیوں کا وفد

مدراس کے عیسائی ادارہ گوروکل تحقیقات مذاہب کی طرف سے ۲۵ عیسائی پادریوں پر مشتمل ایک وفد نے جنوبی ہند کے مختلف مذہبی اداروں میں جاکر ان مذاہب کے بارے میں تحقیقات کرنے کا ایک منصوبہ بنایا ہے۔ اسی منصوبہ کے تحت مذکورہ تعلیمی ادارے میں بھی ایک تقریب علمی مذاکرے کی شکل میں منعقد ہوئی۔ ایک امریکن پادری "DR. REV. Herbert Hoefer" کی زیر قیادت اس وفد میں آندھرا پردیش، اڑلیسہ، تامل ناڈو، کرناٹک، اور کیرالہ کے صوبوں سے آئے ہوئے ارکان کے علاوہ انڈونیشیا کے ریورنڈ ہائی اینجل منکاگو (امریکہ) کے دو پادری ریورنڈ نلسن اور L.T. Angel Breeden شامل تھے۔

اس علمی مذاکرہ میں شرکت کے لئے شہر مدراس کے سرکردہ علماء، امراء، پروفیسر صاحبان، ڈاکٹرز اور دیگر اداروں کے سربراہان خاص طور پر مدعو تھے۔ اور اس علمی مذاکرے میں شرکت کے لئے خاکسار کو اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان کو ادارے کی طرف سے باقاعدہ دعوت نامے موصول ہوئے تھے۔

عیسائی پادریوں کے وفد نے T.E.I.S کالج کمپاؤنڈ میں نئی طرز تعمیر میں بنائی گئی مسجد میں جمعہ کی نماز کا نظارہ دیکھا اور بہت متأثر ہوئے۔ اس مسجد میں کالج کی طالبات بھی جمعہ کی نماز میں شرکت کرتی ہیں۔ یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ سارے شہر مدراس میں صرف دو جگہیں ایسی ہیں جہاں باجماعت پردہ مستورات جمعہ کی نمازوں میں باقاعدہ شرکت کرتی ہیں۔ ایک جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام اور دوسرا مذکورہ T.E.I.S کالج میں۔

ذاتی اسار[illegible] مکرم نوجوان صاحب کالج کے کانفرنس ہال میں گئے جہاں علمی مذاکرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

علمی مذاکرہ

ایک لیفٹین طالبِ علم کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ محترم جسٹس بشیر احمد صاحب سعید کی زیر صدارت میں ۲ بجے بعد دوپہر علمی مذاکرہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے عیسائی پادریوں کے وفد کے لیڈر "DR. REV. Herbert Hoefer" نے اپنے اراکین وفد کا تعارف کرایا اور اس وفد کی آمد کی غرض اسلامی عبادت اور اسلامی عقائد کے بارے میں معلومات حاصل کرنا بتایا اور کہا کہ وہ جمعہ کا منظر دیکھ کر بہت متأثر ہوئے ہیں۔

اس کے بعد مکرم صاحب صدر نے اسلام کے طریقۂ عبادت وضو۔ ارکان نماز اور سورۃ فاتحہ کی تشریح فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی عقائد کی طرف روشنی ڈالنے کے بعد یسوع مسیح کا صلیب پر سے زندہ اُتارا جانا۔ اور اس کے بعد کے واقعات کا تفصیلی جائزہ لیا اور بتایا کہ موجودہ تحقیق یہ بتاتی ہے کہ آپ کی قبر کشمیر میں خانیار محلہ میں موجود ہے اور اس سلسلہ میں عالمی سطح پر وسیع پیمانے پر تحقیقات جاری ہیں۔

اس کے بعد جناب پروفیسر محمد حسین صاحب نے "Muslim response to [illegible]" کے عنوان پر ایک انگریزی مقالہ پڑھ کر سنایا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ مقالہ احمدیہ نقطہ نگاہ کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ بہت اونچے معیار کا اور مدلل تھا۔

اس کے بعد محترم جسٹس بشیر احمد صاحب سعید نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے بتایا کہ ہم مختلف مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب کو ایک دوسرے کو سمجھنے اور [illegible] غلط فہمیوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے اسلامی نقطہ نگاہ سے حضرت [illegible] مسیح کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ خدا تعالیٰ کے ایک فرستادہ [illegible] مامور تھے جن کا کام خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانا تھا۔ اس کے برعکس یہ کہنا کہ [illegible] نعوذباللہ خدا نے ایک بیٹا بنا لیا تھا جسے خود صلیبی موت دے دی گئی عقل [illegible] خلاف [illegible] کس طرح اس بات کو تسلیم کر سکتے ہیں کہ خدا خود آکر لوگوں کے درمیان تبلیغ کریں اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ خدا تعالیٰ کے متعلق اسلامی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ [illegible] یگانہ پایا جاتا ہے اور اس کی جلوہ نمائی [illegible] زمین و آسمان [illegible] ہے۔ خدا تعالیٰ اور کل موجودات کا مالک ہے نہ بیوی سے اور نہ ہی اس کا کوئی بیٹا یا باپ ہے۔ مسیح ایک انسان تھے اور انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے مامور تھے۔ یسوع کو زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور وہاں اب تک زندہ موجود رہنا کسی بھی عقلی و نقلی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔

اس لئے میں اپنے عیسائی بھائیوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ بائبل کا سرسری نہیں بلکہ غائرانہ مطالعہ کریں تو آپ کو یہ حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ آپ کو "Christianity" (عیسائیت) کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

اس عالمانہ تقریر کے بعد یہ علمی مذاکرہ نہایت خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

تبادلۂ خیالات

اس علمی مذاکرے کے دوران کچھ دیر کے لئے وقفہ دیا گیا تھا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چند عیسائی صاحبان سے تعارف حاصل کرنے اور تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ [illegible] پادری [illegible] سے بہت دلچسپ تبادلہ خیالات ہوا۔ جب ان کا تعارف ہوا اور [illegible] احمدیہ لٹریچر پیش کئے گئے تو انہوں نے کتاب "Jesus in Kashmir" [illegible] دیکھ کر بتایا کہ انہیں بھی کشمیر میں سری نگر جاکر مقبرہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا جسے آپ لوگ یسوع مسیح کا مقبرہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن میں کہیں بھی [illegible] مسیح کی وفات ثابت نہیں ہے۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ قرآن مجید میں ایک دو جگہ نہیں بلکہ تیس [illegible] کے قریب مقامات میں حضرت یسوع مسیح کی وفات [illegible] چنانچہ قرآن مجید کے [illegible] دونوں [illegible] نہیں [illegible] کی گئیں [illegible] نہیں مانا [illegible] اس لئے [illegible] ہمارے درمیان ایک دوسرے [illegible] کے علاوہ [illegible] نے خدمات پیدا ہو سکتی [illegible] ایک دوسرے [illegible]

[illegible] کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس وقت ہم نے کہا کہ [illegible] مذاہب خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت و پیار حاصل کرنے کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن ان مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان مختلف قسم کی غلط فہمیاں اور منافرت پیدا کرنے کی باتیں پھیلائی جاتی ہیں۔ جب تک ہم آپس میں بیٹھ کر ان غلط فہمیوں کو دور نہیں کرتے مذاہب کے قیام کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اس وقت ریورنڈ پادری صاحب نے کہا کہ اس قسم کے بحث و مباحثہ کے درمیان ایک دوسرے مذہب کی برائیاں اور خامیاں بیان کی جاتی ہیں جس سے نفرت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اُس وقت ہم نے کہا کہ اسی لئے اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر یہ نہایت پیارا اور امن بخش اصول پیش فرمایا کہ ہر مذہب والے صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں اپنی اپنی الہامی کتاب ہی سے دکھائیں اور دوسرے مذاہب پر حملے نہ کریں۔ اس اصول کو اپنانے سے باہمی غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اُس وقت مکرم نوجوان صاحب نے کہا کہ قرآن مجید تمام اہل کتاب کو ایک نقطہ مرکزی کی طرف بلاتے ہوئے یہ دعوت عام دیتا ہے کہ:۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا (آل عمران)

یعنی ایک ایسے نکتہ مرکزی کی طرف تمام اہل کتاب کو جمع ہونا چاہیئے اور وہ نقطہ مرکزی ہے توحید باری تعالیٰ ۔۔۔ اور خدائے واحد کی عبادت کرنا۔

گفتگو کے آغاز میں پادری صاحب نے جب امریکہ کے بعض شہروں میں احمدیہ مسلم مشن ہاؤسوں میں جانے کا ذکر کیا تو قریب ہی بیٹھے ہوئے ایک مولوی صاحب [illegible] سے پادری صاحب سے پوچھنے لگے کہ کیا امریکہ میں بھی احمدیوں کے "Missionaries" ہیں؟ تو پادری صاحب نے فوراً کہا کہ ہاں ہاں ان کے کئی "Missionaries" ہیں وہاں کئی دفعہ مجھ کو احمدیوں کے کئی مبلغین سے ملاقات کا موقعہ ملتا رہا تھا۔

بہرحال اس دفعہ ہم نے فائدہ اٹھایا۔ پادری صاحب کے سامنے اسلام اور احمدیت کی خوبیاں بیان کرتے رہے۔ ہم دونوں نے تمام اراکین وفد اور [illegible] مدعوئین کی خدمت میں مسیح [illegible] احمدیہ لٹریچر تقسیم کئے جنہیں سب نے بخوشی [illegible]

اس علمی مذاکرے کے اختتام [illegible] مذکورہ مدعوئین پادری صاحب اور [illegible] سے ملاقات [illegible] [illegible] وقت [illegible] سب دیکھیں [illegible] مکان کو [illegible] تکلیف [illegible]

[illegible] رسمی طور پر ہمیں وقت دیتا کہ محبت و پیار کے ماحول میں ایک دوسرے کے دلائل کو سمجھنے کی کوشش کر سکیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان محققین [illegible] کو صحیح [illegible] اور حق [illegible] حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

متفرقات

۱۔ بارش کا عتاب

مندرجہ بالا عنوان کے تحت شری للت موہن جی لکھتے ہیں۔

یوں تو ہر سال جب گرمی پڑتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ ــــ "اس بار گرمی نے حد کر دی" ــــ اور پھر برسات جب پورے جوبن کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے تو ہر منہ پر یہی الفاظ ہوتے ہیں ــــ "اتنی بارش کبھی نہیں ہوئی" ــــ محکمہ موسمیات کے اعداد و شمار چاہے کہیں نہیں کسی نہ کسی ریکارڈ کو توڑ دیتے ہیں لیکن جن لوگوں کے گھر بار یا سیلاب سے گھر جاتے ہیں یا بہہ جاتے ہیں انہیں نہ تو اعداد و شمار سے مطلب ہے اور نہ گذشتہ تجربے سے۔ وہ تو یہی جانتے ہیں کہ اس برس کی برسات میں ان کا گھر گر گیا یا ان کا سب کچھ بہہ گیا۔ اور کچھ تقدیر کے مارے ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں گھر کے گرنے یا بہنے کی تشویش نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ برسات ان کے گھر بار کے ساتھ ان کی جان بھی لے جا چکی ہوتی ہے۔

شمال مغربی بھارت میں سیلاب کا عتاب سب سے زیادہ پنجاب کی مغربی سرحد کے ساتھ لگنے والے علاقوں میں محسوس ہوا ہے۔ دریائے راوی نے اس برس پھر گورداسپور اور امرتسر اضلاع میں تباہی مچائی ہے۔ اس بار سیلاب کا مقابلہ پہلے کی نسبت بہتر اور طے شدہ طریقے سے ہوا ہے۔ پھر بھی جب تک دریائے راوی کے بہاؤ پر قابو پانے کے لئے تھین بند کی تعمیر نہیں ہوتی اس کے اس سالانہ عتاب سے چھٹکارا نہیں پایا جا سکتا۔

لیکن اس برس شہر میں مکانوں کے گرنے سے جانوں اور جائداد کا جو نقصان ہوا وہ کوئی ہر سال ہونے والے نقصان کی نوعیت کا نہیں۔ ایسے واقعات کبھی کبھار ہوتے ہیں۔............ اس برس مکانوں کے گرنے سے امرتسر میں سب سے زیادہ جانی نقصان ہوا ہے۔ ایک گھر میں تو پریوار کے ۸ ممبر ایک ساتھ ہی نیچے دب گئے۔ ابھی تک کل ۱۴ اشخاص کی موت کی خبر آئی ہے۔ اور جس وقت یہ مضمون تحریر کیا جا رہا ہے ابھی بوندا باندی بند نہیں ہوئی۔ امرتسر شہر کے پرانے علاقوں میں ایک طرح کی دہشت چھائی ہوئی ہے۔ لوگوں میں گھبراہٹ ہے۔ پتہ نہیں کب کس کے گھر کی چھت یا دیوار نیچے گر جائے گی۔ تین چار دنوں سے لگاتار ہونے والی بارش نے پرانے مکانوں کو کافی کمزور اور خستہ بنا دیا ہے۔

۲۔ جموں و کشمیر میں سیلابوں سے ۴ لاکھ افراد متاثر

۳۰ ہزار ہیکڑ رقبہ میں فصل زیر آب۔ ۱۹ افراد ہلاک امداد و ریلیف کا کام زوروں پر

شری مہندر شرما اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف انفارمیشن جموں کشمیر جالندھر اپنی مفصل رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

ساون آیا۔ خوشیاں لایا۔ آکاش سے پانی برسنے لگا تو لوگوں نے سکھ کا سانس لیا کہ ان خوشیوں سے جھوم اٹھے۔ لیکن بعض اوقات ان کی یہ خوشی لمحاتی ہوتی ہے محض عارضی!

قدرت نے رخ بدلا۔ اور رحمت تباہی کی صورت اختیار کر لی۔

کسے معلوم تھا کہ ابر باراں کی یہ رحمتیں آفات کی صورت اختیار کر لیں گی۔ ندی نالوں میں تباہ کن طغیانی آ جائے گی۔ میدانی اور پہاڑی علاقے پانیوں میں گھر جائیں گے۔ جس سے عام زندگی متاثر ہوئی۔ مالی اور جانی نقصان ہوگا۔

اس بار پانی برسا اور جم کر برسا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ملک کے دیگر حصوں کی طرح جموں و کشمیر میں بھی بارشوں نے شدت کی صورت اختیار کر لی۔ ندی نالے پانی سے بھر گئے اور اپنی تیز روانی کے ساتھ انسانوں۔ مویشیوں۔ جائیدادوں اور زمینوں کو بہا کر لے گئے ہیں۔ بہت سے مکانات گر گئے ہیں۔ دریاؤں کا پانی خطرے کے نشانوں سے بہت اوپر چلا گیا ہے اور ہر جانب سیلاب ہی سیلاب امڈ آئے ہیں۔ اس سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے ریاست کی ہر سمت میں بہت سا مالی و جانی نقصان ہوا ہے۔ (پرتاپ جالندھر ۱۱؍۸)

۳۔ پنجاب میں سیلاب سے ۴۹ موتیں۔ کروڑوں روپے کا مالی نقصان

۱۰۷۶ دیہات متاثر ــــ مالیہ اور تقاوی کی وصولی ملتوی ہو گئی

چندی گڑھ ۱۰ اگست (خاص نمائندہ سے) ہیڈ کوارٹر میں موصول تازہ سرکاری اطلاعات کے مطابق پنجاب میں سیلاب اور بھاری بارشوں سے ۱۰۷۵ دیہات متاثر ہوئے۔ اور ۴۹ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ زیادہ تر موتیں مکانات گرنے سے ہوئی ہیں۔ امرتسر میں ۲۹ فیروزپور میں ۷ جالندھر اور سنگرور کے ضلعوں میں ۵ پٹیالہ اور فرید کوٹ اور پٹیالہ کے ضلعوں میں تین تین انسانی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں ۳۳ مویشی بھی مارے گئے ہیں۔ ضلع گورداسپور میں جو جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ اس کے بارے تفصیلی رپورٹ ابھی ہیڈ کوارٹر میں نہیں پہنچی۔

اس اثنا میں تمام ضلعوں کے ڈپٹی کمشنروں کو وائرلیس کے ذریعہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ متاثرہ علاقوں میں مالیہ اور تقاوی کی وصولی ملتوی کر سکتے ہیں۔

۴۔ سندھ کے ۸ ہزار دیہات میں سیلاب خیرپور شہر زیر آب

اقوام متحدہ نے امدادی دفتر کھول دیا

کراچی ۱۲ اگست سندھ کے ۸ ہزار دیہات سیلاب سے زیر آب ہو گئے ہیں۔ سیلاب سے ۵ لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ سیلابی پانی سندھ کے جنوبی شہر خیرپور میں داخل ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے مغربی پنجاب میں بھی سیلاب کی وجہ سے لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ اقوام متحدہ نے پاکستان کی امداد کے لئے اپنا ایک دفتر پاکستان میں کھول دیا ہے۔ (پرتاپ جالندھر ۱۴؍۸)

۵۔ فلپائن میں بھونچال سے پانچ ہزار افراد مرے

متاثرہ جزیرہ کی مٹی میں غیر معمولی تبدیلیاں

منیلا ۱۹ اگست:۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق فلپائن کے زلزلہ میں پانچ ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ جب کہ کم از کم ۹۰ ہزار افراد بے گھر ہوئے۔ پہلے ہلاک شدگان کی تعداد تین ہزار بتائی گئی تھی۔ لیکن زلزلہ کے ساتھ سمندری لہروں کی وجہ سے جنوبی فلپائن کے دیہات میں مرنے والوں کی لاشیں اب ساحلی علاقوں سے مل رہی ہیں۔ اس طرح اب ہلاک شدگان کی تعداد ۵ ہزار ہو گئی ہے۔ ابھی کئی ہزار اشخاص لاپتہ ہیں۔ زیادہ تباہی زلزلہ کے بعد اٹھنے والی سمندری لہروں کی وجہ سے ہوئی۔ ایک سرکردہ سائنسدان نے فلپائن میں مزید بھونچال آنے کی پیشگوئی بھی کی ہے۔ فلپائن کے جس جزیرہ میں خوفناک بھونچال آیا ہے اس کی مٹی میں پہلے کئی ہفتوں سے غیر معمولی تبدیلی ہو رہی تھی۔ اور یہ تبدیلی بھیانک بھونچال کا باعث بنی۔ اگرچہ عام حالات میں اس طرح کی تبدیلی کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ سال میں دو بار بھونچال آتا ہے۔ لیکن فلپائن میں اس سال سات بھونچال آ چکے ہیں۔

۶۔ پنجاب میں سیلابوں سے ۵۰ کروڑ کا نقصان

کئی علاقوں میں مکی۔ باجرہ۔ مرچ۔ اور کپاس کی فصلیں تباہ

چنڈی گڑھ ۱۹ اگست۔ (خاص نمائندہ سے) پنجاب میں بھاری بارش اور سیلاب سے جو مالی نقصان ہوا ہے۔ اس کی مالیت ۵۰ کروڑ روپے بتائی گئی۔ کھڑی فصلوں کو ۱۰ کروڑ روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ پنجاب کے وزیر سول سپلائیز شری گوردرشن سنگھ نے آج بتایا کہ متاثرہ علاقوں میں مکی۔ باجرہ۔ مرچ اور کپاس کی کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ محکمہ زراعت کے کرمچاریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ نقصان کا پورا اندازہ لگائیں ــــ فیروزپور ڈویژن کے کمشنر نے کل شام ریڈیو پر ایک انٹرویو میں بتایا کہ ضلع فیروزپور میں سب سے زیادہ نقصان زیرہ سب ڈویژن میں ہوا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق پنجاب میں ۴۵ دیہات بارشوں اور سیلاب سے متاثر ہوئے۔ بھاری بارشوں سے ضلع بھٹنڈہ کے مانسہ سب ڈویژن میں ۱۴ ہزار ہیکٹر اراضی تباہ ہو گئی۔ ایک سرکاری ترجمان نے بھٹنڈہ میں بتایا کہ نظرم پورہ نام کے صرف ایک ہی گاؤں میں ۸۰ مکان گر گئے۔ موضع بھنڈر چاروں طرف سے بیرونی دنیا سے کٹ گیا ہے۔ گاؤں کے لوگوں کو باہر نکالنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ جموں و کشمیر میں گذشتہ روز بھاری بارش ہوئی۔ سری نگر کے قریب بادل پھٹنے کی بھی اطلاع ہے ــــ (پرتاپ جالندھر ۲۰؍۸)

اخبار قادیان

● ــــ مورخہ ۱۷؍۸ کو مکرم عیسیٰ احمد صاحب اور مکرم محمد علی صاحب آف تنزانیہ اور مکرم محمد حفیظ صاحب آف نجی اور مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعت بنگلہ دیش کی بیٹی اپنے بچوں کے ہمراہ زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے تشریف لائیں۔ اور مورخہ ۱۸؍۸ کو مکرم محمد حفیظ صاحب اور مولوی محمد صاحب کی بیٹی واپس تشریف لے گئیں ــــ مکرم سید محمد شریف شاہ صاحب اب بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ بینائی میں کافی کمی آ چکی ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

● ــــ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر درویش اعصابی کمزوری کے سبب بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ ظہور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

٥ــــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب چند روز تک کشمیر کانفرنس اور علاقہ کی احمدی جماعتوں کے دورہ سے واپس تشریف لانے والے ہیں اللہ تعالیٰ خیریت سے لائے آپ کے اہل وعیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

۲۲ ظہور قادیان میں بارشوں کا سلسلہ اب رک گیا ہے چند روز سے خوب دھوپ نکلتی رہی مگر آج صبح پھر بادل چھائے ہوئے ہیں۔

٥ــــ ربوہ کے گردو نواح میں سیلاب کی صورت حال کے بارہ میں الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ صوبۂ پنجاب میں جو شدید سیلاب آیا تھا اس کا ریلا ۱۳ اگست کو یہاں آیا ربوہ کے گردو نواح کے بہت سے دیہات اس کی لپیٹ میں آگئے۔ مگر الحمد للہ کہ ربوہ سیلاب سے محفوظ رہا (الفضل ۱۶/۸ ص ۵)

بمبئی میں عیسائیوں سے تبادلہ خیالات

مورخہ ۱۸ جولائی کو میں اپنے ایک معزز دوست جناب عبدالرزاق صاحب کے ہاں گیا ہوا تھا کہ وہاں عیسائیوں کی "واچ ٹاور سوسائٹی" کے تین اراکین مسٹر چندر نارائن کی سرکردگی میں آئے تاکہ وہ ہم کو حضرت مسیح ناصری کی آمدِ ثانی کی خوشخبری سنائیں چنانچہ ان کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے ان سے مسائل عیسائیت پر گفتگو شروع کی اور اس گفتگو میں "تحریفاتِ بائیبل" اور "مسئلہ الوہیت مسیح" پر تقریباً ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات ہوا حسنِ اتفاق سے مکرم عبدالرزاق صاحب کے پاس بائیبل کے مختلف نسخہ جات موجود تھے جن سے ان کے سامنے بائیبل میں تحریفات کو پیش کیا گیا اور انجیل میں بھی تحریف کئے جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے خواہش کی کہ ان مسائل پر تبادلہ خیالات کے لئے ایک اور دن مقرر کیا جائے چنانچہ ۲۲ جولائی کی شام کے ۵ اور ۶ بجے کے درمیان کا وقت مقرر ہوا چنانچہ میں اس دن بھی بائیبل کے چند نسخے اور احمدیہ لٹریچر لے کر مکرم عبدالرزاق صاحب کے ہاں پہنچ گیا وہ بھی میرے منتظر ہی تھے ۶ بجے شام کے قریب مسٹر چندر نارائن اپنی واچ ٹاور سوسائٹی کے انچارج مسٹر FONK کو لے کر آئے۔ چنانچہ جب سلسلہ گفتگو کا آغاز ہوا تو مسٹر FONK نے کوشش کی کہ اصل بحث سے ہٹ جائیں مگر جب ہم نے ان کے سامنے تحریفاتِ بائیبل کے معاملہ کو پیش کیا اور متعدد تحریف شدہ بائیبلیں مع ثبوت سامنے رکھیں تو کہنے لگے کہ قرآن مجید میں بھی تحریف ہوئی ہے اس پر ہم نے اصرار کیا کہ آپ اس بارہ میں ایک تحریر لکھ دی جائے کہ آپ قرآن مجید کا ایک نسخہ پیش کریں گے جس میں تحریف ہو مختلف فرقوں کی طرف سے شائع شدہ قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر میں تو اختلاف ہو سکتا ہے مگر قرآن مجید کے متن میں ایک لفظ تو کیا کسی زیر زبر کے فرق کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ حفاظ قرآن مجید ہر زمانہ میں دنیا میں موجود رہے ہیں۔ اور اب بھی ہیں تو لاجواب ہو کر خاموش ہو گئے۔ مسٹر FONK سے تقریباً ایک گھنٹہ گفتگو رہی اور ہم نے دلائل احمدیت کی شان دیکھی کہ کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ دلائل واقعی لاجواب ہیں مسٹر FONK کی خواہش پر گفتگو ختم کر دی گئی اور مسٹر چندر نارائن کو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ تین کتابیں برائے مطالعہ پیش کی گئیں Where did Jesus die - Jesus in India اور Jesus in Kashmir اس تبادلہ خیالات کے موقع پر مکرم عبدالرزاق صاحب برابر شریک گفتگو رہے اور ہمارے ایک دوسرے دوست مکرم عمر صاحب ڈرائیور بھی بہت متأثر ہوئے اللہ تعالیٰ نیک نتائج ظاہر فرمائے آمین۔ خاکسار: بشیر احمد امینی مبلغ بمبئی۔

کیا آپ دین اسلام کو غالب کرنیکی پیشگوئی کو پورا کرنیکے مصداق ہیں؟

غلبۂ اسلام کی بنیاد روزِ اوّل سے ہی تحریک جدید پر رکھی گئی اس طرح ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس مہم کو تیز کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے تحریک جدید کا سال رواں ختم ہونے میں صرف ۲½ ماہ باقی ہیں لیکن بعض جماعتوں کی ادائیگی چندہ تحریک جدید نسبتی لحاظ سے کم ہے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

"ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے اور اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وقت پر پورا کرتا ہے وہ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کی پیشگوئی کو پورا کرنے کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ وہ خاتم النبیین کی بعثت کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے...... اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا اور تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اور اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا۔ لیکن اس نے کمزوری دکھائی۔

پس اے عزیزو تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو اور کوئی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو وعدہ کر کے کمزوری دکھائے۔"

مہربانی کر کے جملہ عہدیداران اپنی اپنی جماعت کا جائزہ لیں۔ چندہ تحریک جدید کی وصولی کے لئے بہت جدوجہد کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ مخلصین کو بڑھ چڑھ کر اس کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

زکوٰۃ

ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عورتیں آئیں جن کے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے تھے تو حضورؐ نے ان سے دریافت کیا کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو قیامت کے دن سونے کے بجائے آگ کے کڑے پہنائے جائیں جس پر ان دونوں عورتوں نے فوراً زکوٰۃ ادا کر دی۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور گھاس سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، مختلف مناظر، دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر

خط وکتابت کا پتہ:

THE KERALA HORNS-
EMPORIUM
T.C. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN - 595009

PHONE NO - 2351
P.B. NO - 128
CABLE :- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹوونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360

ایک تحریری انعامی مقابلہ

مقابلہ میں شامل ہو کر آپ انعام حاصل فرمائیے

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کی طرف سے سالانہ آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس کے موقعہ پر اس سال ایک نہایت دیدہ زیب سوونیر SOUVENIR شائع ہو رہا ہے جو دینی مضامین اور گزشتہ ادوار کے ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جد و جہد پر مشتمل فوٹوز کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے اس سوونیر میں مندرجہ ذیل عنوانات پر مضامین رقم فرمانے کے لئے علماء کرام احباب اور خواتین جماعت احمدیہ کو دعوت دی جاتی ہے۔ مضامین۔ مدلل۔ اعلیٰ معیار کے ڈیڑھ ہزار سے دو ہزار تک الفاظ پر مشتمل ہونے چاہئیں نمایاں قابلیت کے مضامین کو سوونیر میں شائع کرنے کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کی جانب سے انعام بھی دئے جائیں گے سوونیر انگریزی میں ہوگا۔ اردو میں موصول ہونے والے معیاری مضامین انگریزی میں ترجمہ کرا لئے جائیں گے۔ جو مضامین ۱۵ ستمبر تک ہمارے پاس پہنچیں گے انہیں کو مقابلہ میں شامل کیا جائے گا۔ مضامین کے انتخاب کے لئے ایڈیٹوریل بورڈ کا فیصلہ آخری سمجھا جائے گا۔

احباب سوونیر کی اشاعت میں قلمی تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مضامین

(۱) محسن اعظم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ)
(۲) میری خلیفۃ المسیح سے ملاقات (تینوں خلفاء کرام میں سے کسی ایک کے ساتھ ملاقات کے ذاتی تاثرات)
(۳) درویشوں کی زندگی (یہ عنوان درویشان کرام کے لئے مخصوص ہے)
(۴) ایک صحابی نے اپنی زندگی میں کیا دیکھا؟
(۵) میں نے احمدیت کو کیوں قبول کیا؟
(۶) ۱۸۳۵ء کی اہمیت؟
(۷) اسلام میں عورتوں کے حقوق و فرائض
(۸) ایمرجنسی مضمون کا ہیڈنگ "ایمرجنسی" ہوگا اور سب ہیڈنگ ہوگا "ایمرجنسی کے نفاذ سے ملک میں استحکام اور ہر سو تعمیر و ترقی کا دور دورہ"
(۹) کیا تیسری عالمگیر جنگ روکی جا سکتی ہے؟ اس میں یہ بیان ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو طریق بیان فرمائے ہیں اگر دنیا ان پر عمل پیرا ہو تو تیسری عالمگیر جنگ روکی جا سکتی۔

مضامین مندرجہ ذیل ایڈریس پر ارسال کئے جائیں:

SULTAN AHMAD ZAFAR
205, NEW PARK STREET
CACUTTA-17
PIN. 700017

خاکسار

سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ

رمضان المبارک اور صدقہ و خیرات

آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ دُکھ دردوں کے علاوہ مخلوقِ خدا پر رحم کیا جائے اور صدقہ و خیرات کے ذریعہ سے اپنے آپ کو قابل رحم بنایا جائے۔ اور صدقہ و خیرات کے لئے بہترین ایام رمضان المبارک کے ایام ہیں۔ احباب کرام اس مبارک مہینہ میں خاص طور پر اس پر عمل فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاق مال

رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے اس بابرکت مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی البتہ جو مرد و عورت ضعف پیری یا کسی اور دوسری حقیقی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

میں اپنے عزیز دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان ارسال فرمائیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گا۔ اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو جائے گی۔ فدیہ کے علاوہ رمضان شریف میں روزے رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنتِ نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا پس قرب الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہئیے۔

اللہ تعالےٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

مرمت مقاماتِ مقدسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی ہیں جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تختگاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔

اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے احسان کے شکرانہ کے طور پر "مرمت مقاماتِ مقدسہ" کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دعا:

بنگلور سے اطلاع ملی ہے کہ محترم حضرت مولانا عبد اللہ صاحب فاضل کے سب سے چھوٹے داماد مکرم ایم سکے مرید وقت صاحب کی دکان میں بجلی کا شارٹ سرکٹ ہو جانے کی وجہ سے ان کا ایک ملازم فوت ہو گیا ہے اور موصوف بھی اس سے بہت متاثر ہو چکے ہیں اور ذہنی طور پر بہت پریشان ہیں۔ تمام احباب کرام اس مخلص نوجوان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو تمام پریشانیاں دور فرمائے۔ کاروبار میں ترقی عطا فرمائے دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس